Publication and development of Islamic Economics

Abstract:

Islam is the religion of Nature. It covers all parts of human's life. It gives a complete direction for all parts of human's life. Therefore, Islam is called "A Complete Religion."

If we study about the history of all over the World's Nations, so we will know that Economics have a big hand in the reasons of Ups & Downs and Successful & Unsuccessful of the nations. In the present age, those countries which are economically stable called "Developed Countries."

Economics and its study have an important position in Islam. Quran & Sunnah give us much information about economics because economics is the major and basic part of human's matters. Islamic Economics is implementing in every epoch. Also in the present situation, Islamic Economics can be implemented in our society and we can get many advantages from Islamic Banking as well as Islamic Financing etc, because Islamic Economics System is a complete and clean system.

اسلامی معاشیات کا نشر وارتقاء

(ایک اجمالی جائزہ)

محمد طارق خان☆

ابتدائیہ:

دین اسلام، دین فطرت ہے۔ یہ زندگی کے تمام شعبوں کو دامن گیر کیے ہوئے ہے۔ اسلام نسل انسانی کے ہر شعبۂ حیات کے لیے مکمل ہدایات کا قابل عمل منشور بیان کرتا ہے، اسی لیے دین اسلام کو کامل دین کہا جاتا ہے۔

اقوام عالم کی تاریخ کو پرکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اقوام کے عروج وزوال، خوشحالی وبدحالی اور کامیابی وناکامی کی اہم وجوہات میں ''معاشیات واقتصادیات'' کے استحکام وعدم استحکام کا بہت بڑا دخل ہے۔ عصرِ حاضر میں بھی وہ ممالک جو اقتصادی طور پر مستحکم ہیں ''ترقی یافتہ'' کہلائے جاتے ہیں۔

اسلام میں معاشیات وعلمِ معاشیات کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ قرآن وحدیث میں اس حوالے سے کافی تاکیدیں ملتی ہیں، کیونکہ معاملات میں معاشیات ہی وہ بنیادی جزء اور سب سے اہم جزء بھی ہے، اور جس کا تعلق ہماری زندگی کی خوشحالی وبدحالی سے ہے۔ اس لیے قرآن وحدیث میں معاشیات کو قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اسی لیے آج ہم اپنے اس مضمون میں اسلامی معاشیات کے نشر وارتقاء کا اجمالی جائزہ پیش کریں گے۔

اسلامی معاشیات:

معاش عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مادہ ''عاش'' ہے۔ جس کا معنٰی ''زندگی گزارنے'' کے ہیں۔ (۱)

قرآن میں اس کا معنٰی کچھ یوں ہے:

''فھو فی عیشۃ رّاضیۃ''(۲)

ترجمہ: ''پس یہ (خوش نصیب) پسندیدہ زندگی بسر کرے گا۔''

بعض علماء کے نزدیک اس کا مادہ ''عیش'' ہے، (ع۔ی۔ش) جس کا معنٰی خوراک، روٹی، زندگی کے ہیں۔ (۳)

معاشیات کا لغوی معنٰی:

امام راغب اصفہانیؒ (م ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

☆ شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی۔

''اَلْعَیْشُ: خاص کر اس زندگی کو کہتے ہیں جو حیوان میں پائی جاتی ہے اور یہ لفظ ألحیاة سے اخص ہے،
اور اَلْعَیْشُ سے لفظ اَلْمَعِیْشَةُ ہے، جس کے معنٰی ہیں: سامان زیست، کھانے پینے کی وہ تمام چیزیں جن پر زندگی بسر کی جاتی ہے۔'' (۴)

اصطلاحی مفہوم:

Encyclopedia of Social Sciences میں معاشیات کا مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے:

''معاشیات کا واسطہ ایسے معاشرتی امر سے پڑتا ہے جو ایک فرد سے لے کر منتظم گروہ کی مادی ضروریات کی فراہمی پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے۔'' (۵)

مترادفات:

معاشیات، اقتصادیات، اکنامکس (Economics) یہ سب ہم معنٰی الفاظ ہیں۔

اقتصادیات:

الاقتصاد، قصدَ، یقصدُ، قصداً سے ہے اور اس کا معنٰی ہے: ''درمیانی راستہ اختیار کرنا۔'' (۶)

اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ:

''کسی معاملے میں اعتدال اور میانہ روی کرنا، خرچ میں اعتدال اختیار کرنا، کسی کام میں استقامت اختیار کرنا۔'' (۷)

اس کا معنی قرآن میں کچھ اس طرح ہے:

''واقصد فی مشیک'' (۸)

ترجمہ: ''اور درمیانہ روی اختیار کر اپنی رفتار میں۔''

لغوی معنی:

ابن منظور افریقیؒ (م ۷۱۰ھ) ''لسان العرب'' میں اس کا درج ذیل معنی مراد لیتے ہیں:

''معیشت میں قصد سے مراد یہ ہے کہ نہ اسراف کیا جائے اور نہ ہی بُخل کیا جائے۔'' (۹)

امام اسمٰعیل بن حماد الجوہری لکھتے ہیں:

''اسراف اور کنجوسی کے درمیان میانہ روی اور اعتدال کو 'قصد' کہا جاتا ہے۔'' (۱۰)

اصطلاحی مفہوم:

فیروز اللغات میں لکھا ہے:

''دورِ جدید میں اقتصادیات سے مالی اور معاشی امور مراد لیے جاتے ہیں لہٰذا اصطلاحاً اقتصادیات سے مراد وہ علم ہوگا جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم سے بحث کی جاتی ہے۔''(۱۱)

معاشیات کی تعریفات:

مسلم مفکرین کی آراء:

علامہ ابن خلدونؒ (م ۸۰۸ھ) فرماتے ہیں:

''معاش رزق ڈھونڈنے کا اور اسے حاصل کرنے کے لیے کوشش کا نام ہے۔''(۱۲)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں:

''افرادِ معاشرہ کے اشیاء کے باہمی تبادلہ، ایک دوسرے سے معاشی تعاون اور ذرائع معیشت و آمدن کی حکمت سے بحث کرنے کا نام ''علمِ معیشت'' کہلاتا ہے۔''(۱۳)

امام غزالیؒ (م ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں:

''دنیا میں رہنا بغیر کھائے پیئے ناممکن ہے تو یہاں رہ کر کمانا ضروری اور لازمی ہے، لہٰذا کمانے کے صحیح طریقوں کو جاننا ضروری ہے۔''(۱۴)

میاں محمد اکرم خان لکھتے ہیں:

''معاشیات اسلام کا مقصد انسانی فلاح کا مطالعہ کرنا جو کہ زمینی وسائل کو منظم کرنے، حصہ لینے اور باہمی تعاون سے حاصل ہوتی ہے۔''(۱۵)

غیر مسلم مفکرین کی آراء:

AdamSmith (م ۱۷۹۰ء) جن کو ''بابائے معیشت'' اور ''اکنامکس کا بانی (Founder of Economics)'' کہا جاتا ہے معاشیات کی تعریف کچھ اس طرح کرتے ہیں:

"Economics is a study of Wealth."(16)

Alfrad Marshall (م ۱۸۳۲ء) نے معاشیات کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"Economics is a science which studies human behaviour as a

relationship between ends and scarce means with alternative uses."(17)

Professor Robbins لکھتے ہیں:

"Economics is a science which studies human behaviour as a relationship between ends and scarce means with alternative uses."(18)

موضوع:

''اس کا موضوع مال یا مالی معاملات ہیں۔''

مقاصد:

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جو مال عطا کیا ہے اس کے حصول کا صحیح طریقہ یا خرچ کرنے کا صحیح طریقہ معلوم ہو جائے۔

معاشیات کی بنیاد قرآن میں:

قرآن مجید میں معاشیات کے حوالے سے جتنی آیات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے چند آیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ''نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰۃ الدنیا'' (۱۹)

ترجمہ: ''ہم نے ہی دنیا کی زندگی میں ان میں ان کی روزی تقسیم فرمائی۔''

۲۔ ''وما من دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا'' (۲۰)

ترجمہ: ''اور زمین پر چلنے والا کوئی بھی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر نہ ہو، (یعنی اللہ تعالیٰ نے سب کو روزی دینے کا خود ذمہ لیا ہے۔''

۳۔ ''ولقد مکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش'' (۲۱)

ترجمہ: ''اور ہم نے ہی تم کو زمین میں بسایا اور اس میں تمہارے لیے روزی کے (ہر قسم کے) اسباب پیدا کیے۔''

۴۔ ''واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان'' (۲۲)

ترجمہ: ''اور ہر چیز انصاف سے تولو اور (کسی چیز کا) وزن نہ گھٹاؤ۔''

۵۔ ''واحلّ اللہ البیع وحرّم الرّبٰو'' (۲۳)

ترجمہ: ''حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام۔''

۶۔ ''والّذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذٰلک قواماً'' (۲۴)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ (فضول خرچ کر کے) حد سے بڑھتے ہیں اور نہ (ضروری خرچ کی جگہ) تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔''

یوں تو اور بھی بہت سی قرآنی آیات معاشی معاملات پر دلالت کرتی ہیں مگر ہم مندرجہ بالا آیات پر ہی اکتفاء کرتے ہوئے موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں۔

معاشیات کی بنیاد احادیث میں:

احادیث میں بھی معاشیات کے حوالے سے بہت کچھ بیان ہوا ہے مندرجہ ذیل میں ہم معاشی معاملات سے متعلق احادیث نقل کرتے ہیں۔

امام طبرانیؒ روایت کرتے ہیں:

''الاقتصاد فی النفقة نصف المعیشة'' (المعجم الاوسط)

ترجمہ: ''خرچ میں اعتدال آدھی معیشت ہے۔''(۲۵)

حافظ الہیثمیؒ روایت کرتے ہیں:

''ما عال من اقتصد'' (مجمع الزوائد)

ترجمہ: ''جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہ ہوگا۔''(۲۶)

امام بیہقیؒ نے ''شعب الایمان'' میں روایت نقل کی ہے:

''طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة''

ترجمہ: ''رزقِ حلال کی تلاش فرض عبادت کے بعد (سب سے بڑا) فریضہ ہے۔''(۲۷)

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی کمائی سب سے زیادہ پاکیزہ ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

''عمل الرجل بیدہٖ و کل بیع مبرورٌ'' (رواہ احمد)

ترجمہ: ''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز تجارت۔''(۲۸)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

''ما اکل احد طعاماً قط خیرا من ان یأکل من عمل یدہٖ و ان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یأکل من عمل یدہٖ''

ترجمہ: ''کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔''(۲۹)

اسی طرح مال کوضایع کرنے سے بھی منع فرمایا، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"ینھٰی عن قیل و قال و کثرۃ السؤال و اضاعۃ المال"

ترجمہ: ''آپ بیکار باتیں بنانے، زیادہ سوالات کرنے اور مال کوضایع کرنے سے منع فرماتے۔''(۳۰)

اسی طرح قناعت کے متعلق ارشاد فرمایا:

"قد افلح من اسلم ورزق کفافاً وقنّعہُ اللہ بما اتاہُ"

ترجمہ: ''جس شخص نے اسلام قبول کرلیا اس نے فلاح پالی اور جس کوضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور جسے اللہ نے ان چیزوں پر قانع بنادیا جواس کو دی گئی ہیں۔''(۳۱)

معاشیات:(عہدِ خلفائے راشدین میں)

خلفائے راشدین المہدیین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ ﷺ سے ملنے والی تعلیمات کی روشنی میں معاشی معاملات کو اسلامی تناظر میں اپنایا اور اس کو عملی صورت میں نافذ بھی کرکے دکھایا، اب ذیل میں اس سے متعلق چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

دورِ صدیقی میں جب منکرینِ زکوٰۃ نے زکوٰۃ سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف سخت ایکشن لیا اور جہاد کیا۔(۳۲) آپؓ کے اس عزم مصمم سے یہ اندازہ بخوبی ہوتا ہے کہ زکوٰۃ یعنی مالی معاملات کی کتنی اہمیت تھی۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

''تم سے کوئی شخص طلبِ رزق کے لیے (ہاتھ پر ہاتھ دھر کر) نہ بیٹھا رہے، درآنحالیکہ وہ کہہ رہا ہو: اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما اور وہ جان لے کہ آسمان سونا چاندی نہیں برساتا۔''(۳۳)

حضرت عثمان غنیؓ جہاں مال کما کر حاصل کرنے کی تلقین کرتے وہیں آپؓ Child Labour کے بھی خلاف تھے۔

امام مالکؒ نقل کرتے ہیں:

"لا تکلّفوا الامۃ غیر ذات الصنعۃ الکسب فانکم متی کلّفتموھا ذلک کسبت بفرجھا ولا تکلّفوا الصغیر الکسب فانہ اذا لم یجد سرق وعفوا اذا اعفکم اللہ وعلیکم من المطاعم بما طاب منھا"

ترجمہ: '' جولونڈی کوئی ہنر نا جانتی ہو اس کو کمائی پر مجبور مت کرو کیونکہ جب تم اسے مجبور کروگے تو وہ تمہیں شرمگاہ کے ذریعے کما کردے گی اور چھوٹے بچے کو کام پر مجبور نہ کرو کیونکہ جب وہ نہیں پائے گا تو چوری کرے گا اور تم ان کی محنت معاف کردو جیسے اللہ نے تمہاری کی ہے۔''(۳۴)

مندرجہ بالا روایات کے علاوہ اور بھی بہت سی روایات ہیں جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے دور میں معاشرے میں معاشی اصلاحات کے نفاذ میں اہم کردار ادا کیا۔

معاشیات: (دورِ اُموی میں)

اسلام نے جو معاشی اصلاحات متعارف کروائیں وہ ہر دور ہر زمانے میں عمل پذیر رہیں۔

خلفائے راشدین کے بعد دور بنو امیہ میں معاشی معاملات کو بحسنِ خوبی چلایا گیا۔ معاشی معاملات کو بہتر بنانے کے لیے بے شمار کام کروائے گئے۔ معاشی مسائل بنیادی اہمیت دی گئی، معاشی نظام میں حلال وحرام کی تمیز رکھی گئی اور اس کو خاص طور پر مدِ نظر رکھا گیا۔ اموی دور کے نامور خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں، ان کی فہم وفراست اور عمدہ حکمتِ عملی کی وجہ ان کو خلیفہ خامس کہا جاتا ہے۔

آپؒ اپنے عمال کے نام ایک خط میں ان کو معاشی معاملات میں ایمانداری کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''کوئی بھی عامل عام اور خاص دونوں طریقوں سے رزق نہ نکالے کسی ایک کے لیے بھی یہ درست نہیں کہ وہ دو جگہوں سے (یعنی) خاص وعام سے رزق حاصل کریا ور جس کسی نے بھی اس طرح سے کوئی چیز حاصل کی تو اس سے وہ چیز واپس لے لو پھر اس چیز کو واپس اس کی جگہ پر لوٹا دو جہاں سے وہ لی گئی ہو۔'' (۳۵)

معاشیات: (دورِ بنو عباس میں)

دورِ بنو عباس میں بھی مسلمان خلفاء نے معاشیات کو خاص اہمیت دی اسی دور کے خلیفہ ''ابوجعفر المنصور'' اور ''ہارون الرشید'' نے معاشی معاملات کو بہتر بنایا اور بیت المال کی بہتری کے لیے بے شمار کام کیے۔ اس دور کے خلفاء بچت کی معیشت پر یقین رکھتے اور اس پر عمل پیرا بھی رہے۔

امام ذھبیؒ (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

> ''اور جب خلیفہ منصور کی وفات ہوئی تو اس نے بیت المال میں ۹۵ کروڑ کی رقم چھوڑی۔'' (۳۶)

اسی طرح طلبِ حلال کی ترغیب، صدقہ کرنے کی حوصلہ افزائی، اسراف سے پرہیز کی تلقین، بچت کی حوصلہ افزائی بھی وقتاً فوقتاً کرتے رہتے، خلیفہ ہارون الرشید مال کو دفینوں کی صورت میں بچا کر رکھنے کے سخت خلاف تھے۔ (۳۷)

اسلامی معاشی علوم کی نشر واشاعت:

اگر دیکھا جائے تو یہ کہنا بلکل بجا ہوگا کہ اسلامی معاشیات کی نشر واشاعت کا سہرا بھی دورِ بنو عباس کے خلفاء کو جاتا ہے۔ ابتدائی اسلامی معاشیات کی کتب اسی دور میں منظرِ عام پر آئیں، ہارون الرشید کی مالی معاملات میں دلچسپی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے امام قاضی ابو یوسف کو '' کتاب الخراج '' لکھنے کا کہا۔ (۳۸)

اس کے علاوہ نظام محاصل کی بھی اصلاح کی گئی، زراعت کی ترقی کے کام کروائے گئے، آبپاشی پر خصوصی توجہ دی گئی، ٹیکسٹائل کے شعبے میں ترقی کی، شیشہ سازی کی صنعت کو فروغ دیا گیا، زرعی آلات کا استعمال کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تجارتی معاملات کو بھی فروغ دیا گیا، ملکی وغیر ملکی دونوں طرح کی تجارت کو متعارف کروایا اور اس شعبہ میں حد درجہ ترقی کی گئی۔ (۳۹)

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلامی معاشیات ہر زمانے میں کسی نہ کسی صورت میں زندہ رہی اور آج کے زمانے میں بھی اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔

مسلم ماہرین معاشیات اوران کی کتب:

دورِقدیم:

امام قاضی ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ)	کتاب الخراج
یحییٰ بن آدم القرشیؒ (م ۲۰۳ھ)	کتاب الخراج
ابوعبیدہ قاسم بن سلامؒ (م ۲۲۴ھ)	کتاب الاموال
علی بن محمد الماوردیؒ (م ۴۵۰ھ)	کتاب النفقات
امام غزالیؒ (م ۵۰۵ھ)	کیمیائے سعادت
علامہ ابن خلدونؒ (م ۸۰۸ھ)	المقدمہ
ابونصر الفارابیؒ (م ۹۵۰ھ)	سیاسۃ المدینۃ
شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ)	حجۃ اللہ البالغۃ (۴۰)

دورِجدید:

دورِقدیم کی طرح دورِجدید میں بھی مسلمان ماہرین معاشیات نے اس شعبے میں اہم خدمات سرانجام دیں۔ جن میں سے چند مشہور کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

علامہ حفظ الرحمٰن سیوہاروی	اسلام کا اقتصادی نظام
مولانا مناظر احسن گیلانی	اسلامی معاشیات
سیّد ابوالاعلیٰ مودودی	معاشیاتِ اسلام
علامہ سیّد باقر الصدر	اقتصادنا، بنکونا
پروفیسر رفیع اللہ شہاب	اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام اور بینکاری نظام
غلام احمد پرویز	نظام ربوبیت، خدا اور سرمایہ دار

مفتی محمد شفیع عثمانی	اسلام کا نظامِ اراضی
ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی	اسلام کا نظریۂ ملکیت (دو حصے) (۴۱)
پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری	اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)

دورِ قدیم سے لے کر عصرِ حاضر تک اسلامی معاشیات میں مسلمانوں کی اہم خدمات رہیں ہیں اور معاشی ترقی میں اُن کی اِن خدمات کو سراہا گیا ہے۔ عصرِ حاضر کے ماہرینِ معاشیا ت اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی معاشی نظام اس دور میں مشکل سہی مگر ناممکن نہیں ہے اور اس کے لیے ہمیں مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

حرفِ آخر:

الحاصل کلام یہ کہ:

’’جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا گیا اسلامی معاشی نظام بھی ترقی کرتا گیا۔ مسلمان خلفاء و اُمراء نے اس میں اہم خدمات سرانجام دیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ذمہ داری سمجھتے ہوئے کامیابی کے ساتھ نبھایا۔ مطالعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ کوئی بھی زمانہ ہو اسلامی معیشت ہر دور اور ہر زمانے کے لیے مفید اور فائدے مند ہے اور اس کو معاشرے میں نافذ کر کے ڈھیروں فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ الختصر یہ کہ اسلامی معاشیات ہر دور میں عمل پذیر رہی، موجودہ دور میں بھی اسلامی معاشیات کو نہ صرف فروغ دیا جائے بلکہ اس کو نافذ العمل بھی بنایا جائے۔‘‘

حوالہ جات:

۱۔ الرازی، محمد بن ابی بکر الرازی، مختار الصحاح، ص:۶۴۹، (مترجم: پروفیسر عبدالرزاق)، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۳ء

۲۔ سورۃ الحاقۃ، پارہ:۲۹، آیت:۲۱

۳۔ لوئس معلوف، المنجد، ص:۶۹۵، (مترجم: مفتی شفیع عثمانی ودیگر علمائے دیوبند)، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۹۴ء

۴۔ اصفہانی، امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، کتاب العین، ج:۲، ص:۱۸۲، (مترجم: مولانا محمد عبدہٗ)، اسلامی اکادمی لاہور

۵۔ طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۴۹، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء

۶۔ ندوی، عبداللہ عباس ندوی، قاموس الفاظ القرآن، کتاب القاف، ص:۳۲۷، (مترجم: پروفیسر عبدالرزاق)، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۳ء

۷۔ لوئس معلوف، المنجد، ص:۸۰۷، (مترجم: مفتی شفیع عثمانی ودیگر علمائے دیوبند)، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۹۴ء

۸۔ سورۃ القمان، پارہ:۲۱، آیت:۱۹

۹۔ طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری ، اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۵۰، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء

۱۰۔ الرازی، محمد بن ابی بکر الرازی، مختار الصحاح، ص:۴۴۷، (مترجم: پروفیسر عبدالرزاق)، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۳ء

۱۱۔ طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۵۰، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء

۱۲۔ ابنِ خلدون، علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون، المقدمہ، باب:۵، فصل:۲، ص:۴۹۱، (مترجم: مولانا عبدالمجید صدیقی)، المیزان ناشران و تاجران کتب لاہور، ۲۰۰۵ء

۱۳۔ دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، باب:۲۲، ص:۸۱، (مترجم: مولانا عبدالحق حقانی)، فرید بک اسٹال لاہور

۱۴۔ کیمیائے سعادت، ص:۲۶۶، بحوالہ: ڈاکٹر طاہر القادری، اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۵۳، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء

۱۵۔ چیمہ، چودھری غلام رسول چیمہ پروفیسر، اسلام کا معاشی نظام، ص:۱۹، علم وعرفان پبلیشرز لاہور، ۲۰۰۷ء

۱۶۔ طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۵۴، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء

۱۷۔ مندرجہ بالا حوالہ: ص:۵۵

۱۸۔ مندرجہ بالا حوالہ: ص:۵۷

۱۹۔ سورۃ الزخرف، پارہ:۲۵، آیت:۳۲

۲۰۔ سورۃ الھود، پارہ:۱۲، آیت:۶

۲۱۔ سورۃ الاعراف، پارہ:۸، آیت:۱۰

۲۲۔ سورۃ الرحمٰن، پارہ:۲۷، آیت:۵۵

۲۳۔ سورۃ البقرۃ: پارہ:۳، آیت:۲۷۵

۲۴۔ سورۃ الفرقان، پارہ:۱۹، آیت:۶۷
۲۵۔ طاہرالقادری، پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، اقتصادیات اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۸۷، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء
۲۶۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۸۷
۲۷۔ الخطیب، امام ولی الدین الخطیب، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع، ج:۲، فصل:۳، ص:۱۱، (مترجم: عبدالحکیم اختر مولانا)، فرید بک اسٹال لاہور، فروری ۱۹۹۹ء
۲۸۔ دیکھیے حوالہ نمبر:۱۹
۲۹۔ بخاری، امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، ج:۱، باب:۱۲۹۰، حدیث:۱۹۳۳، ص:۶۷۷، (مترجم: عبدالحکیم اختر مولانا)، فرید بک اسٹال لاہور، ۲۰۰۰ء
۳۰۔ بخاری، امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاعتصام، ج:۳، باب:۱۲۰۶، حدیث:۲۱۵۲، ص:۸۵۵، (مترجم: عبدالحکیم اختر مولانا)، فرید بک اسٹال لاہور، ۲۰۰۰ء
۳۱۔ القشیری، امام مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الزکوٰۃ، ج:۱، باب:۴۳، حدیث:۲۴۲۳، ص:۷۴۴، (مترجم: غلام رسول سعیدی علامہ)، فرید بک اسٹال لاہور، اگست ۲۰۰۶ء
۳۲۔ بخاری، امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الزکوٰۃ، ج:۱، باب:۸۸۲، حدیث:۱۳۱۱، ص:۵۶۷، (مترجم: عبدالحکیم اختر مولانا)، فرید بک اسٹال لاہور، ۲۰۰۰ء
۳۳۔ طاہرالقادری، پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۹۸اور۹۹، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء
۳۴۔ مالک، امام مالک بن انس، المؤطا، کتاب الاستئذان، باب:۶، حدیث:۴۲، ص:۸۱۲، (مترجم: عبدالحکیم اختر مولانا)، فرید بک اسٹال لاہور، اپریل ۲۰۰۳ء
۳۵۔ طاہرالقادری، پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، اقتصادیاتِ اسلام (بنیادی تصورات)، ص:۱۰۸اور۱۰۹، منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور، نومبر ۲۰۰۷ء
۳۶۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۱۱۰اور۱۱۱
۳۷۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۱۱۱
۳۸۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۱۱۲
۳۹۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۱۱۴ تا ۱۲۱، (ہم نے یہاں مختصراً ذکر کیا ہے، تفصیل کے لیے مذکورہ کتاب کا مطالعہ کیجیے)
۴۰۔ مندرجہ بالا حوالہ، ص:۱۲۲ تا ۱۲۸
۴۱۔ چیمہ، چودھری غلام رسول چیمہ پروفیسر، اسلام کا معاشی نظام، ص:۴۰۲ تا ۴۰۴، علم وعرفان پبلیشرز لاہور، ۲۰۰۷ء